50074 ـ كيا كفار كےتہواروں كےمتعلقہ تحفے فروخت كرنا جائز ہيں ؟

سوال

ايك شيشہ فيكٹري جہاں عطر كي بوتليں اور شمع دان وغيرہ بنتےہيں اور انہيں دوسرے ممالك ميں فروخت كيا جاتا ہے، مجھے يہ اشياء باہر بھيجنے كا انچارج بنانے كي پيش كش كي گئي ہے، ليكن فيكٹري مجھ سے يہ مطالبہ كرتي ہے كہ نصاري كےكرسمس كےتہوار كےموقع پر كچھ خاص تحفے تيار كروں مثلا صليبيں اور مجسمہ جات ، تو كيا يہ كام كرنا جائزہے، اس ليے كہ اللہ تعالي نےمجھے قليل علم سےنوازا اور قرآن مجيد حفظ كرنے كي سعادت بخشي ہے جس كي بنا پر ميں اللہ تعالي سےاس معاملہ ميں ڈرتا ہوں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

كسي بھي مسلمان كےلئے كفار كےتہواروں ميں شركت كرنا جائز نہيں چاہے وہ شركت وہاں ان كےساتھ حاضر ہو كر كي جائےيا پھر ان كےليے وہ تہوار منانا ممكن بنايا جائےيا كوئي ايسي چيز اور سامان فروخت كيا جائے جس كا ان كےاس تہوار سے تعلق ہو يہ سب كچھ ناجائز ہے.

شيخ محمد بن ابراہيم رحمہ اللہ تعالي نے وزير تجارت كو يہ ليٹر لكھا جس ميں انہوں يہ مندرجہ ذيل كلمات كہے:

محمد بن ابراہيم كي طرف سے جناب وزيرتجارت حفظہ اللہ كي جانب:

السلام عليكم ورحمۃاللہ وبركاتہ:

وبعد:

ہميں بتايا گيا ہے كہ پچھلےبرس كچھ تاجروں نے عيسائيوں كےليے سال نو كےموقع پر خاص طور پر ان كےاس تہوار كےلئے باہر سے كچھ ہديےوغيرہ منگوائے اور ان ہديہ جات ميں عيسائي تہوار (كرسمس) كا درخت بھي شامل تھا، اور كچھ مقامي لوگ ہمارے اس ملك ميں ان كےتہوار ميں شركت كرنے كےلئے اسے خريد كر اجنبي عيسائيوں كويہ پيش بھي كرتے رہے ہيں.

اور يہ ايك منكر اوربرا ہے اور ان كےلائق نہيں تھا كہ وہ ايسا كام كريں اور ہميں اس ميں كوئي شك نہيں كہ آپ اس

کےناجائزہونے کاعلم رکھتے ہیں، اوریہ بھي علم رکھتےہیں کہ اہل علم اس پر متفق ہیں کہ اہل کتاب اورمشرکین کےتہواروں میں شرکت کرنے سے پرہیز کرنا اور بچنا چاہئے.

اس لئے ہم آپ سےیہ امید رکھتےہیں کہ آپ اس طرح کےہدیہ جات اور ان اشیاء کو جو ان کےتہواروں میں اسعمال ہوتي ہیں انہیں ملك میں لانے سے منع کرنے کا حکم جاري کرینگے.

دیکھیں: فتاوي الشیخ محمد بن ابراہیم (3 / 105) .

شیخ بن باز رحمہ اللہ تعالي کو مندرجہ ذیل سوال پوچھا گیا:

کچھ مسلمان عیسائیوں کےتہواروں میں شرکت کرتےہیں آپ اس بارہ میں کیا راہمائي کریں گے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالي کا جواب تھا:

کسي بھي مسلمان مرد یا عورت کےلئے نصاري یا یہودیوں یا دوسرے کفار کےتہواروں میں شرکت کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ اسے ترک کرنا واجب اور ضروري ہے، اس لیے کہ " جس نےبھي کسي قوم کي مشابہت اختیار کي وانہیں میں سےہے " اور رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان کي مشابہت کرنے سے ڈرایا ہے اور ان کےاخلاق اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے.

اس لئے مومن مرد و عورت کو چاہئے کہ وہ اس سے بچ کر رہے، اور کسي مرد اور عورت کےلئے یہ جائزنہیں کہ وہ ان کےتہواروں میں کسي بھي طرح کا تعاون کرے کیونکہ یہ تہوار غیر شرعي اور اور شریعت اسلامیہ کےمخالف ہیں، لہذا ان میں کسي بھي قسم کي شرکت کرنا جائز نہیں ، اور نہ ہي ان تہواروں کو منانےوالوں سے کوئي تعاون کرنا جائزہے، اور نہ ہي ان کا کسي بھي طرح سے مساعدہ اورمدد کرني جائز ہے نہ تو چائےاور قہوہ بنا کراور نہ ہي اس کےعلاوہ کسي اور چیز کےساتھ مثلا برتن وغیرہ .

اور اس لئےبھي کہ اللہ سبحانہ وتعالي کا فرمان ہے:

اور تم نیکي اور تقوي کےکاموں میں ایك دوسرے کا تعاون کرتے رہو اور گناہ اور برائي کےکاموں میں تعاون نہ کرو او اللہ تعالي سےڈر جاؤ یقینا اللہ تعالي بہت سخت سزا دینےوالا ہے

لہذا کفار کے تہواروں میں کسي بھي طرح کي شرکت کرنا گناہ اور برائي کےکاموں میں تعاون کي ایك قسم ہے.

دیکھیں: مجموع فتاوي الشیخ ابن باز (6 / 405) .

صدي كےتہواروں ميں شركت كےمتعلق مستقل فتوي كميٹي كےعلماء كا بيان ہے:

ششم : مسلمان كےلئے كفار كےتہواروں ميں كسي بھي طرح كا تعاون كرنا جائز نہيں ہے، اور اس ميں : ان كےتہواروں كو مشہور كرنا، اور اس كا اعلان كرنا، اور ان تہواروں ميں اس نئي صدي كا تہوار بھي شامل ہے، اور كسي بھي وسيلہ اور طريقہ سے ان تہواروں كي دعوت ديني جائز نہيں،چاہے وہ پرنٹ ميڈيا كےذريعہ ہو يا اليكٹرانك ميڈيا كےذريعہ يا كوئي بھي وسائل اعلام كے ذريعہ ہو، يا رقمي تختياں اور گھڑياں نصب كركے، يا پھر يادگاري كپڑے اور دوسري يادگاري اشياء جاري كرنا، يا سكولوں كي كاپياں اور كارڈ چھاپنے، يا تجارتي ريٹوں ميں كمي كركےسيل لگانا يا مالي انعامات ركھنے، يا كھيلوں كا انعقاد كرنا، يا اس كي كوئي خاص علامت نشر كرنا. اھ

تواس بنا پر ميرے بھائي آپ كےلئے ايسي اشياء تيار كرنےميں شركت كرني جائز نہيں جو ان كےتہواروں ميں استعمال ہوتي ہوں، بلكہ آپ اللہ تعالي كےلئے اس ملازمت كو ترك كرديں، ان شاء اللہ اللہ تعالي آپ كو اس سے بہتر اور اس كا نعم البدل عطا فرمائےگا.

واللہ اعلم .